”موت العالم مصيبة، وحياتهم غنيمة“

عالم کی موت مصیبت ہے، اوران کی زندگی غنیمت ہے۔

مولانا محمد جعفر سلفی رحمہ اللہ کی یاد میں

از

الطاف الرحمٰن ابوالکلام سلفی

مراجعہ

اسعد الرحمٰن سلفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ملکِ نیپال میں ایسے مخلص علماء کی کمی بہت پہلے سے محسوس کی جارہی تھی، جوعلم وبصیرت کے ساتھ اللہ کے لئے سلفی دعوت کی ترویج میں لگے ہوں، اپنی زندگی کو تدریس وتبلیغ میں صرف کرنے والے ہوں، کہ اچانک اس میں مزید خلا پیدا ہوجاتا ہے، بڑی اندوہ ناک خبر موصول ہوتی ہے، رنج وغم میں مبتلا کردینے والی اطلاع ملتی ہے، مصیبت عظمٰی کا اعلان آتا ہے «۱» ، جو سلفیانِ نیپال کے لئے ایک بڑی آزمائش تھی، ان کی آنکھوں کا تارا غائب ہوگیا تھا ظلمت بھری اس دنیا میں ہدایت کی ایک اور روشنی بجھ گئی تھی، چاروں طرف سے خبریں آرہی تھیں، پھر بھی یقین نہیں ہورہا تھا کہ اتنا جلد ہمیں چھوڑ کر ہمارے محسن سفرِ آخرت پر کوچ کر جائیں گے، ہمیں اپنی سرپرستی سے اتنا جلدی محروم کر جائیں گے، اپنے مفید وعلمی محاضرات ودروس کا سلسلہ بند کر جائیں گے۔﴿كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُوراً﴾

یہ خبر مولانا محمد جعفر بن محمد حنیف سلفی نیپالی رحمہ اللہ کے انتقال کی تھی۔خبر سنتے ہی دل غم زدہ ہوگیا، آنکھیں اشک بار ہوئیں، ایسا احساس ہورہا کہ ہم نے اپنا ایک محسن سرپرست کھودیا، مخلص عالم کھودیا، آج یہ حقیقت بالکل واضح ہوگئی کہ واقعی عالم کی موت سب سے بڑی مصیبت ہے، یہ مصیبت آئے دن بڑھتے جارہی ہے، اور بقول شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ: ''(علماء کی وفات کے ساتھ) رفعِ علم کا سلسلہ ہمارے اس زمانہ میں شروع ہوگیا ہے''۔((آڈیو))

اللہ شیخ رحمہ اللہ کی مغفرت فرما، انہیں جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرما، اور ہمیں آپ کا نعم البدل عطا فرما، پسمندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین

«۱» حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سلف کہا کرتے تھے: ''موت العالم ثلمة في الاسلام لا يسدها شيء ما اختلف الليل والنهار''. ((سنن الدارمي: ٣٣٣)) قال المحقق: اسناده صحيح.

کچھ شیخ رحمہ اللہ کے بارے میں

شیخ رحمہ اللہ ایک عالمِ دین تھے «۲»، منہجِ سلف کے داعی ومبلغ تھے، خطابت میں آپ اپنا مخصوص انداز رکھتے تھے، آپ نے اپنی پوری زندگی طلبِ علم اور کتاب وسنت کی تدریس میں وقف کردی، آپ بڑے متواضع اور منسکر المزاج تھے، خوددار اور قناعت شعار تھے، کم تنخواہ کے باوجود - میرے علم کی حدتک - آپ کبھی زبان پر حرف شکایت نہیں لائے، حسنِ اخلاق کے مالک تھے، ملاقات کے وقت مسکراتے ہوئے ملنا گویا آپ کی عادت تھی، صوم وصلاۃ کے پابند تھے، تارکِ صلاۃ کو کافر سمجھتے تھے، تارکِ صلاۃ کے ساتھ نکاح کو علماء کی ترجیحات کی روشنی میں ناجائز سمجھتے، خطبۂ نکاح کے دوران اِس بات کا خصوصی ذکر فرماتے، اور ذمہ داران کو نمازی لڑکا اور نمازی لڑکی ڈھونڈھنے کی ترغیب دیتے، فریضۂ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ادائیگی بلا خوف لومۃ لائم کرتے، چھوٹے بڑوں کو اپنے علم کے حدتک تاحیات نصیحت فرماتے رہے، عرصہ سے صحیحین (صحیح بخاری وصحیح مسلم) کا درس دیتے رہے۔

آپ ایک معتبر، موثوق، منہجی، سلفی، مخلص اور باغیرت عالمِ دین تھے۔ **أحسبه كذا والله حسيبه، ولا أزكي على الله أحداً**

آپ رحمہ اللہ کے جو علمی محاضرات اور دروس آڈیو کی شکل میں محفوظ ہیں ان سے استفادہ کیا جائے، اگر تفریغ کیا جاسکے تو بہت بہتر ہے، اس طرح شیخ کا علم کتابی شکل میں محفوظ بھی ہوجائے گا، اور آپ کے علم سے جب تک لوگ فائدہ اٹھائیں گے ان شاءاللہ آپ کو برابر اجر بھی ملتا رہے گا۔

«۲» یاد رہے کہ علم کو مجرد معلومات سے نہیں تولا جاتا، بلکہ علم کو اخلاص وخشیت سے تولا جاتا ہے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "ليس العلم عن كثرة الحديث، ولكن العلم عن كثرة الخشية". ((تفسير ابن كثير)) قال ابن مسعود: "كفى بخشية الله علماً، وكفى بالاغترار بالله جهلاً". ((ابطال الحيل لابن بطة: ١٧))

قال رجل للشعبي: أيها العالم: فقال: لسنا بعلماء انما العالم من يخشى الله". وقال ابن القيم رحمه الله: "كل من خشيه فأطاعه بفعل أوامره وترك نواهيه فهوعالمٌ". ((شفاء العليل : ١٧٢))

وفات

آپ رحمہ اللہ بتاریخ ۲۸/ جمادی الثانی/۱۴۳۹ھ مطابق ۱۵/مارچ/۲۰۱۸ء بروز جمعرات تقریباً صبح دس بجے دنیائے فانی سے رخصت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے اُن علماء کے حق میں دعائے رحمت ومغفرت کرتے رہیں جو اِس دنیا سے انتقال فرما گئے ہیں، اُن کا نام ذکر کرتے ہوئے رحمہ اللہ (اللہ ان پر رحم فرمائے)، غفر اللہ لہ (اللہ ان کی مغفرت فرمائے) کہنا چاہیے۔ ان کا ذکرِ خیر فرمایا جائے، ان کے حسنات کا ذکر کیا جائے، اور لغزشوں سے درگذر فرمایا جائے۔

اور جو علماءِ حق زندہ ہیں ان سے محبت کی جائے، ان سے محبت کو دین سمجھا جائے، ان کی قدر کی جائے، ان سے راہِ ہدایت معلوم کئے جائیں، ہر موقعہ پر ان سے رہنمائی حاصل کی جائے، اِسی میں دنیا وآخرت کی ساری کامیابی مضمر ہے۔

علماء کی اہمیت اور ان کا مرتبہ

اس موقعہ پر امام محمد بن حسین آجری رحمہ اللہ کا ماءِ ذھب سے لکھا جانے والا کلام ہم سب کو یاد رکھنا چاہیے، جس میں آپ نے علماء کی اہمیت کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے مخلوقات میں چند محبوب لوگوں کو مختص فرمالیا، انہیں ایمان کی ہدایت سے نوازا، پھر ایمان داروں میں سے جن کو پسند فرمایا انہیں چن لیا، اور ان پر اس طرح احسان فرمایا کہ انہیں کتاب وحکمت (سنت) کا علم سکھا دیا، انہیں دین کی فقہ اور سمجھ عطا فرمائی، انہیں شریعت کی تفسیر سمجھائی، اور یوں ان کو تمام مومنوں پر فضیلت بخشی، اور یہ سلسلہ ہر وقت اور زمانہ میں چلتا رہا۔

علم کی دولت سے ان کا مرتبہ بلند فرمایا، بردباری سے انہیں آراستہ کیا، یہ وہی لوگ ہیں جن کے ذریعہ

حلال وحرام، حق و باطل، مفید وغیر مفید اور بھلائی اور برائی میں تمیز ہوتی ہے۔

ان کی شان تو بڑی عظیم ہے، ان کے خیالات بڑے قیمتی ہیں، یہی انبیاء کے وارث ہیں، اولیاء کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں، ان کے لئے سمندر کی مچھلیاں دعاءِ مغفرت کرتی ہیں، فرشتے ان کے آگے اپنے پر پھیلاتے ہیں، اور علماء ہی بروز قیامت انبیاء کے بعد سفارش کریں گے۔

ان کی مجلسیں (عوام) کو حکمت سکھاتی ہیں، ان کے اعمال سے غافل لوگوں کو تنبیہ حاصل ہوتی ہے، یہ لوگ عبادت گذاروں میں سب سے افضل ہیں، اور درجے میں زاہدوں سے بلند ہیں۔

ان کی زندگی (عوام کے لئے) غنیمت ہے، اور ان کی موت مصیبت ہے۔ (علماء) غافلوں کو نصیحت کرتے ہیں، اور جاہلوں کو دین سکھاتے ہیں، ان سے (ہم اس قدر مامون ہیں کہ) ان کی طرف سے ہمیں نہ کسی شر کا اندیشہ ہے نہ تباہی کا خوف۔ ان کے حسنِ تادیب سے اطاعت گذار ادب حاصل کرتے ہیں، ان کے بہترین مواعظ سے اہلِ تقصیر (بھٹکے ہوئے) کو توبہ کی توفیق ملتی ہے۔

تمام مخلوق ان کے علم کی محتاج ہے، اور ان کے اقوال مخالفین کے لئے حجت ہیں، تمام مخلوق پر ان کی اطاعت واجب ہے، اور ان کی نافرمانی حرام ہے، جس نے ان کی اطاعت کی اسے رشد و ہدایت نصیب ہوئی، اور جس نے ان کی نافرمانی کی ہدایت سے محروم رہا۔

امراء المسلمین (مسلم بادشاہوں) پر اگر کوئی معاملہ مشتبہ ہو جائے تو وہ علماء ہی کے اقوال کو اختیار کر کے عمل کرتے ہیں، اور ان کی رائے کے مطابق فیصلہ صادر فرماتے ہیں۔ اور اگر امراء المسلمین پر کوئی مشکل امر پیش آجائے جس کا انہیں علم نہ ہو تو انہیں کے قول پر عمل کرتے ہیں، اور ان کے رائے کے مطابق اقدام کرتے ہیں۔

علماء لوگوں کے لئے چراغ ہیں، منارۂ بلاد ہیں، امت کے رہنما ہیں، حکمت کے چشمے ہیں، شیطان کے لئے باعثِ غیظ وغضب ہیں۔

علماء کی وجہ سے اہلِ حق کے دلوں کو زندگی ملتی ہے، اور اہلِ زیغ کے دل (ان کے رعب) سے مر جاتے ہیں۔ زمین میں ان کی مثال آسمانی ستاروں جیسی ہے، ان سے لوگ بر و بحر کے اندھیرے میں راہ پاتے ہیں، جب ستارے بے نور ہو جاتے ہیں تو لوگ حیران و پریشان ہو جاتے ہیں، اور جب ان کی وجہ سے اندھیرے چھٹ جاتے ہیں تو راہ دیکھتے ہیں۔

اگر کوئی سوال کرے کہ جو کچھ آپ نے بیان کیا ہے اس کی دلیل کیا ہے؟

تو اس سے کہا جائے گا کہ اس کی دلیل کتاب وسنت ہے۔

پھر اگر کہے کہ چند دلائل بیان کریں کہ جس کو سن کر مومن علم کے حصول میں جلدی کرے، اور جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے رغبت دلائی ہے اس میں رغبت پیدا کرے۔

تو اس سے کہا جائے گا: پہلے قرآن مجید کے دلائل سنو! اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿يأيها الذين آمنوا اذا قيل لكم تفسحوا في المجالس فافسحوا يفسح الله لكم واذا قيل انشزوا فانشزوا يرفع الله الذين آمنوا منكم والذين أوتوا العلم درجٰت والله بما تعملون خبير﴾ [المجادلۃ: ۱۱] اے ایمان والو! جب تمہیں کہا جائے کہ مجالس میں فراخی کرو تو فراخ ہو جایا کرو، اللہ تم پر فراخی کرے گا، اور جب کہا جائے چلے جاؤ تو چلے جایا کرو، اللہ تم میں سے ایمان والوں کو بلند کرے گا، اور علم والے بہت بلند درجات رکھتے ہیں، اور اللہ تمہارے اعمال سے خبردار ہے۔

تو یہاں اللہ عزوجل نے مومنوں سے وعدہ فرمایا کہ انہیں بلند کرے گا پھر ان میں علماء کو درجات کی فضیلت کے اعتبار سے مخصوص کر دیا۔

اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿انما يخشى الله من عباده العلماء ان الله عزيز غفور﴾ [فاطر: ۲۸] اللہ تعالیٰ سے صرف اس کے عالم بندے ہی ڈر سکتے ہیں، بے شک اللہ غالب بخشنے والا ہے۔

یہاں اللہ نے اپنی مخلوق کو بتایا ہے کہ اس سے علماء ربانی ہی ڈر سکتے ہیں۔

اورفرمایا:﴿يؤتي الحكمة من يشاء ومن يؤت الحكمة فقد أوتي خيرا كثيرا و ما يذكر الا ألو الألباب﴾ [البقرة:٢٦٩] اللہ جسے چاہے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے اور جسے یہ سمجھ عطا فرمائی گئی اسے بہت سی بھلائی مل گئی اور نصیحت صرف عقلمند لوگ ہی حاصل کرتے ہیں۔.....

﴿وجعلنا منهم أئمة يهدون بأمرنا لما صبروا وكانوا بآيتنا يوقنون﴾ [السجدة:٢٤] اور ہم نے ان میں پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے ہیں، جب انہوں نے صبر کیا اور ہماری آیتوں پر یقین رکھنے لگے۔

اورفرمایا:﴿وعباد الرحمن الذين يمشون على الأرض هونا واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلٰما﴾ الى قوله ﴿وجعلنا للمتقين اماما﴾ [الفرقان:٦٣-٧٤] اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال سے چلتے ہیں اور جب ان کا جاہلوں سے سامنا ہوتا ہے تو سلام کہہ کر گذر جاتے ہیں (یہاں تک فرمایا) اور ہمیں پرہیز گاروں کا امام بنا۔

محمد بن حسین آجری (رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ: یہ صفات جو قرآن میں بیان ہوئی ہیں یہ علماء کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو مخلوق کا امام بنایا ہے کہ وہ ان کی پیروی کریں۔

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہی جیسے چودہویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر ہے، اور علماء انبیاء کے وارث ہیں، اور انبیاء درہم ودینار کی وارثت نہیں چھوڑتے ان کی وراثت علم ہے، جس نے علم حاصل کرلیا اس نے پورا حصہ لے لیا''۔«٣»

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ: ''علماء پانی کے چشمے ہیں، ادھر اُدھر سے لوگ ان کے پاس آتے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کئی ایک کو ان سے فائدہ پہونچاتا ہے، اور یاد رہے کہ وہ

«٣» ((الفقيه والمتفقه للخطيب: ١٧/١))، ((صحيح الجامع: ٤٢١٢ وصححه الالبانى))

حکمت جس کو بیان نہ کیا جائے اس جسم کی طرح ہے جس میں روح نہ ہو، اور وہ علم جسے پھیلایا نہ جائے اس خزانہ کی طرح ہے جو خرچ نہ کیا جائے، البتہ علم سکھانے والے کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو اندھیرے میں چراغ جلا کر رکھ دے، جس سے لوگ روشنی حاصل کریں، اور یہ سب بھلائی کی طرف دعوت دیتے ہیں''۔

محمد بن حسین الآجری رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''(اے قاری!) اللہ تم پر رحم کرے، تمہارا اس راستہ کے متعلق کیا خیال ہے جس میں بہت ساری آفتیں ہوں، اور لوگ اندھیری رات میں اس راہ پر چلنے میں مجبور ہوں، اگر وہاں روشنی نہ ہوگی تو حیران و پریشان ہو جائیں۔ ایسی صورت حال میں اللہ ان کے لئے چراغ مہیا کر دے جو ان کے لئے روشنی کا کام دے، اور یوں وہ سلامتی اور عافیت کے ساتھ یہ راہ طے کر جائیں۔ پھر لوگوں کی بہت سی جماعتیں آئیں جن کو لازما اس راہ سے گذرنا تھا، لہذا وہ چلتے رہے، اچانک چراغ بجھ گیا، سو وہ اندھیرے کا شکار ہو گئے۔ ایسے لوگوں کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے (کہ ان کا انجام کیا ہوگا)؟

یہی مثال لوگوں میں علماء کی ہے، کیونکہ لوگوں کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ وہ یہ نہیں جانتے کہ فرائض کیسے ادا کئے جائیں، محرمات سے کیسے اجتناب کیا جائے، اور اللہ کی عبادت کس طرح سے کی جائے۔ لہذا یہ سب علماء ہی سے معلوم ہوگا۔

لہذا جب علماء وفات پا جائیں گے تو لازماً لوگ پریشان ہوں گے، اور ان کے انتقال سے علم ختم ہو جائے گا، جہالت غالب ہو جائے گی، سو پتہ چلا کہ علماء کا نہ ہونا کتنی بڑی مصیبت ہے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون

((أخلاق العلماء للآجری: ۵-۱۸ طبع: دار القبس : ۱۴۳۴ھ))

[بتاریخ: ۱۶/ مارچ/ ۲۰۱۸ء بروز جمعہ]